بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خاں شاکر ——— یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۱ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۹۴

35

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ شہادت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل شام معہ اہل بیت لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔ آج پونے دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو اسہال کی تکلیف سے آرام ہے۔ ثم الحمد للہ۔

سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

عورتوں کے لئے مروّجہ مغربی تعلیم کے نقصانات

اس زمانہ میں لڑکیوں کو سکولوں اور کالجوں میں جس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ کئی لحاظ سے نقصان رساں اور مضر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس خاص نصابی تعلیم کی بلاوجہ ترویج اور اس طرف زیادہ توجہ کو پسند نہیں فرماتے ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں بھی اس تعلیم کو زیادہ اہمیت دینے والوں کو متنبہ کرتے ہوئے ایک خاندان کا واقعہ بیان فرمایا۔ جو کچھ عرصہ پہلے ایک مخلص خاندان تھا۔ مگر اسے لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا اتنا شوق تھا کہ بعض دفعہ حضور کو انہیں مخاطب کر کے کہنا پڑا تھا۔ کہ آپ لوگوں نے کتابی علم کو اتنی وقعت دے رکھی ہے۔ کہ اس کے لئے آپ لوگوں کو اگر عیسائی بھی ہونا پڑے۔ تو شائد ہو جاؤ گے۔ انہوں نے حضور کی ان تنبیہات سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گو عیسائی تو نہیں۔ مگر پیغامی ہو گئے۔ اور یہ عبرتناک واقعہ سنا کر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ ابھی ہماری جماعت میں بعض اور بھی ایسے خاندان ہیں۔ کہ جو دنیوی علم یا نوکری کے لئے اپنی لڑکیوں کو پڑھانا اتنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ خواہ بے پردہ ہو جائیں خواہ وہ غیر احمدیوں سے شادیاں کر لیں۔ اس کی انہیں کوئی پروا نہیں۔ وہ بس اس بات پر ناز کرتے ہیں۔ کہ ان کی لڑکی ڈاکٹر بن گئی۔ بی۔ اے پاس کر لیا۔ اور ۱۵۰۔ ماہوار کی نوکری حاصل کر لی۔ ان کا اور ان کے خاندان کا نام خواہ احمدیت سے کٹ جائے۔ اس کی انہیں کوئی پروا نہیں۔ وہ اس پر بہت خوش ہیں۔ کہ ان کی لڑکی ۱۵۰ ماہوار تنخواہ پا رہی ہے!!

لڑکیوں کی تعلیم میں ہندو قوم بہت ترقی کر چکی ہے۔ اور مسلمان ابھی ان سے بہت پیچھے ہیں۔ اس لئے اس تجربہ کار قوم کی لڑکیوں کی اس تعلیم کے متعلق جو رائے ہے۔ وہ تجربہ پر مبنی ہونے کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اس شوق میں مبتلا ہونے والے مسلمان اس سے سبق حاصل کریں۔ اور ان کی خاطر ہم اس مضمون کا ضروری اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جو معاصر "ملاپ" ۱۸۔ اپریل نے "تعلیمی انقلاب کی ضرورت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"موجودہ طریقہ تعلیم لڑکیوں کی حالت میں تو تباہ کن ثابت ہوا ہے۔ اور اب یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ اس تباہی سے ہندوستانی دیویوں کو بچایا جائے۔ دیانند کالج لاہور کے سابق پرنسپل بخشی رام رتن جی نے اس کے متعلق ایک پر زور آواز بلند کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ لڑکیوں کی مغربی تعلیم کیسے اثرات پیدا کر رہی ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو تہذیب سے وہ خالی ہوتی جا رہی ہیں۔ اچھا دیوہار۔ رہن سہن میں اچھے طریقے ان میں رائج ہو رہے ہیں۔ ان کے جسم اس تعلیم اور امتحانوں کی تیاری میں کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ گرہست آشرم کی جڑ کھوکھلی ہو رہی ہے۔ ان لڑکیوں میں شادی کے متعلق ایسے وچار بن جاتے ہیں۔ کہ جن کا پورا ہونا بڑا کٹھن ہے۔ شادی ہونے پر بھی گرہست آشرم میں سکھ کی صورت نہیں۔ گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے لئے وہ تیار نہیں۔ اس انگریزی تعلیم نے ان کو ہندو تہذیب سے بہت دور کر دیا ہے۔" وغیرہ وغیرہ۔

یہ ایک لمبا مضمون ہے۔ مگر عبرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ لڑکیوں کے لئے مغربی تعلیم کے دلدادگان کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس تعلیم کی ضرر رسانی کے پیش نظر ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت گرلز سکول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہشمند طالبات کے لئے ایک موزوں دینی نصاب تجویز فرما کر خاص کلاسیں جاری کر دی ہوئی ہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ یونیورسٹی کی مروجہ تعلیم کا بھی فی الحال انتظام موجود ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیم نسواں ایک نہایت ضروری ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی بے حد نازک مسئلہ ہے۔ عورتوں کا ان پڑھ اور جاہل ہونا بھی خطرناک ہے۔ لیکن اگر تعلیم بھی غیر محتاط طریق پر ہو۔ تو یہ بھی بہت خطرناک ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اہلی زندگی سخت ناخوشگوار اور تلخ ہو جاتی ہے اور وہ اخلاق عالیہ جو کسی قوم کی ترقی کے لئے بمنزلہ بنیاد ہوتے ہیں۔ معدوم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ معاصر "ملاپ" کے مندرجہ بالا اقتباس میں پڑھ چکے ہیں۔ پس یہ بہت نازک سوال ہے۔

امسال نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تعلیم نسواں کے بعض پہلو مجلس مشاورت کے موقعہ پر زیر غور لائے جائیں گے۔ اور امید ہے۔ کہ احباب تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے متعلق رائے دیں گے۔ اور اس مجلس کے فیصلوں کو جو اہمیت حاصل ہے۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر امر پر غور کریں گے۔

اعلان ضروری متعلق بجٹ

برائے نمائندگان مشاورت

افسوس ہے۔ کہ اس دفعہ بجٹ کی تیاری میں بہت دیر ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بجٹ کی کاپیاں وقت پر باہر جماعتوں کو نہیں بھیجی جا سکیں۔ نمائندگان مجلس مشاورت کو چاہیئے۔ کہ مجلس مشاورت میں شامل ہونے سے پہلے دفتر بیت المال سے بجٹ کی کاپی حاصل کر لیں۔

ناظر بیت المال قادیان

دیہاتی مبلغین کے لئے اعلان

جن احباب نے اپنے نام برائے دیہاتی مبلغین پیش کئے تھے۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا ہے ان کو بذریعہ خطوط اطلاع دیدی گئی ہے جن احباب کے پاس اطلاع کے خطوط نہ پہنچیں۔ وہ یہ سمجھ لیں۔ کہ ان کو انٹرویو کے لئے نہیں بلایا گیا۔ جن کو بلایا گیا ہے وہ دوست یہ نوٹ فرما لیں کہ انٹرویو مورخہ ۲۶، ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء مجلس مشاورت کے بعد ہو گا۔ انٹرویو کے لئے قادیان بھی احباب کو ہی دعوت دی گئی ہے۔ (انچارج تحریک جدید)

اہلیہ مرحومہ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی زندگی کے مختصر حالات

دیارِ غیر میں وفات پانے والی پہلی مہاجرہ خاتون

علالت اور وفات

گزشتہ ہفتہ بتاریخ ۲۴ صفر ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۲ تبلیغ ۱۳۲۲ہش خاکسار کی رفیقۂ حیات فضل اُم عبدالرشید سات سال کی رفاقت کے بعد دو تین روز بعارضہ بخار و ضعفِ قلب بیمار رہ کر اس دارِ فانی سے انتقال کر کے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ آج سے ۴ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار کے ہمراہ بلادِ عربیہ میں خدمتِ سلسلۂ عالیہ کے لئے آئی تھی۔ اور آخر یہاں ہی خدمت کرتے ہوئے فوت ہو کر

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کی مصداق ہو گئی۔ اور بلدہ احمدیت کبابیر واقعہ برجبل الکرمل حیفا کے مقبرہ میں سپردِ خدا کر دی گئی۔ اللّٰھم اغفرھا وادخلھا فی جنت النعیم

دین کی راہ میں شدائد کی برداشت

مرحومہ نے اس عرصہ میں بہت سے شدائد اور تکالیف کو دیکھا۔ اور بڑے صبر اور تحمل سے ان کو برداشت کیا اور کبھی بھی کوئی ایسا کلمہ زبان پر نہ لاتی جس سے ناشکری یا گھبراہٹ کا اظہار ہوتا ہو۔ بلکہ ہمیشہ یہی کہتی رہی۔ کہ یہ سب کچھ خدا کے دین کے لئے ہے اس لئے خدا تعالیٰ ہی مجھے اس کا اجر دے گا۔ رضی اللہ عنہا

خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے محبت

مرحومہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی خاندان میں پرورش پائی تھی۔ اس لئے مرحومہ کو حضرت اقدس کے حمایہ خاندان سے از حد محبت تھی۔ اور ہمیشہ آپ کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھی۔ اور کبھی کبھی اپنی اس تمنا کا بھی اظہار کر دیتی تھی۔ کہ شاید پھر کبھی وہ دن آ جائے جب میں پھر دارالامان میں جاؤں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ اور حضرت اُم المومنین اور حضرت میاں صاحبان اور والدہ میاں مظفر احمد صاحب اور دیگر جملہ سیدات کی خدمت میں پہلے کی طرح حاضر ہوں۔ اور ان سب کی فرداً فرداً زیارت کروں۔ مگر ما تدری نفس ماذا تکسب غداً وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر

تبلیغ و تعلیم و تربیت کا کام

یہاں کی زبان عربی تھی۔ اور مرحومہ اگرچہ مڈل پاس تھی۔ اور قرآن مجید باترجمہ اور ایک حدیث اور عربی کی دو تین کتابیں پڑھی ہوئی تھی۔ مگر وہ تعلیم یہاں نفی کے برابر تھی۔ اس لئے یہاں آ کر مرحومہ پہلے بالکل بے زبان ہو گئی۔ آخر مرحومہ نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگنا شروع کیں۔ آخر چند ماہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مرحومہ کی زبان کھول دی۔ اور عربی بولنے لگ گئی۔ تب مرحومہ ڈیڑھ دو سال تک مدرسہ احمدیہ میں لڑکیوں کی تین جماعتوں کو تعلیم دیتی رہی۔ اور مستورات میں بھی کشتی نوح کا درس دیتی رہی۔ اور گھر میں تو ہر روز درس و تدریس کا شغل جاری رکھتی تھی۔ اور اب تو مرحومہ اس قدر عربی سیکھ چکی تھی۔ کہ بلا تکلف سب باتیں اور وعظ و نصیحت و تبلیغ وغیرہ بلا کسی روک کے کر لیتی تھی۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا کرتی تھی۔ اور کئی نیک ارادے رکھتی تھی۔

لباس میں سادگی

اگرچہ ان ممالک میں مغربی تمدن اس طرح پر چھایا ہوا ہے۔ کہ شرق و غرب کا امتیاز بالکل ناپید ہو چکا ہے۔ مگر مرحومہ نے اپنے طرزِ لباس اور تمدن میں بالکل تبدیلی نہ کی۔ کئی دفعہ ایسا ہوا۔ کہ عورتوں نے مرحومہ سے کہا۔ کہ تم فلسطین میں ہو تمہیں ہمارے جیسا لباس پہننا چاہیئے تمہارا لباس تو ہم سے بالکل الگ ہے۔ اور اس طرح تم اجنبی معلوم دیتی ہو۔ مگر مرحومہ نے ہمیشہ انہیں یہی کہا۔ کہ ستر ڈھانکنے کے لحاظ سے تو ہمارا لباس ہی بہتر ہے۔ میں اپنے لباس کو چھوڑ کر کس طرح ایسا لباس اختیار کر لوں۔ جو زرق برق کے لحاظ سے تو خوشنما ہے۔ مگر ستر اچھی طرح نہیں ڈھانکتا۔ اور اس طرح پوری پوری استقامت دکھاتی رہی۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی میں بھی مرحومہ سے کبھی کوتاہی نہ ہوتی تھی جس قدر مہمان آئیں۔ خواہ رات کو یا دن کو۔ سب کے لئے کھانا وغیرہ خود ہی تیار کرتی تھی۔ زائرین دارالتبلیغ کے لئے ہر وقت چائے قہوہ وغیرہ تیار کر کے خود بھیجتی تھی۔ حتیٰ کہ اپنی وفات سے ٹھیک ایک روز قبل جبکہ بیماری انتہائی زور پر تھی۔ اور سانس رک رک کر آ رہا تھا۔ احمدی بہنوں سے جو خبر گیری کے لئے پاس موجود تھیں۔ کہا۔ کہ آج جمعہ کا دن ہے بہت سے احمدی بھائی حیفا سے جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے انہیں ابھی قہوہ تیار کر دیں۔ اور اس طرح ان سے قہوہ تیار کروا کر ان کے لئے بھجوا دیا۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا۔ کہ مہمانوں کی خاطر سب کھانا بتمام و کمال بھیج دیتی اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتی اور یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ کی مصداق ہو جاتی۔ اخلاق کے لحاظ سے بھی نمونہ بہت اچھا رکھتی تھی۔ نہایت صالحہ اور عفیفہ تھی۔ رسالہ البشریٰ کی تیاری و ترسیل میں بھی خاص مدد کرتی رہی۔ پیکنگ وغیرہ اور ٹکٹیں اور مہر یا وغیرہ لگا کر پیکٹ بالکل تیار کر کے باہر بھجوا دیتی رہی۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ یہاں کی سب احمدی اور غیر احمدی خواتین مرحومہ کے ساتھ بہت محبت رکھتی تھیں۔ اور احمدی خواتین کی محبت تو اپنے ایمان اور اخلاص کے سبب ان سب محبتوں سے بالا تھی۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔

انفاق فی سبیل اللہ

اعمال صالحہ اور عبادات واجبہ کے بجا لانے کے لئے خاکسار کو کبھی تحریص و ترغیب دلانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ انفاق فی سبیل اللہ کے بارہ میں تو

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

کو ہمیشہ زیر نظر رکھتی تھی۔ سب سے پہلے حصہ وصیت ادا کرتی تھی پھر جو باقی بچے اس کے دو حصے کر کے نصف مقامی چندہ میں دیدیتی تھی۔ کچھ صدقات وغیرہ میں خرچ کر دیتی تھی۔ اور اپنی ذات پر تو بہت ہی کم خرچ کرتی تھی۔ اور بہت سے مواقع خیر میں تو خاکسار سے بھی سبقت لے جاتی تھی۔ الغرض مرحومہ نے یہاں نہایت عمدہ نمونہ دکھایا۔ اور احمدیت کے لئے اپنے وطن عزیز اعزہ و اقربا کو چھوڑ کر اور ہجرت کر کے یہاں کی احمدی مستورات کے لئے ایک نہایت عمدہ مثال پیش کر کے ان کے اخلاص و ایمان میں ایک نیا رنگ پیدا کیا۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

مقامی احباب کی ہمدردی

یہاں کے کل احمدی احباب و خواتین نے اس موقعہ پر مرحومہ کی جس طرح رات دن خدمت کی۔ اور گریہ و بکا سے اور خاکسار کی تعزیت سے اپنے جس قدر اخلاص کا اظہار کیا۔ اس کا مفصل تذکرہ تو اس مختصر مقالہ میں ناممکن ہے۔ ہاں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ شائد ہی کوئی آنکھ ہو جو آنسو نہ بہاتی ہو۔ اور شائد ہی کوئی دل ہو جو مضطرب و غمگین نہ ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرحومہ شائد قادیان سے نہ آئی تھی۔ بلکہ انہی کی ایک عزیز تھی۔ اور یہ سب اخلاص و محبت اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہی طفیل اور برکت سے تھا۔ اور ہے جزاھم اللہ جمیعاً نساءً و رجالاً احسن الجزاء۔

بالآخر درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ہجرت فی سبیل اللہ کا اجر عطا فرمائے۔ اور اپنی مغفرت کی چادر اس پر اوڑھائے۔ اور مرحومہ کے ہر سہ بچوں کا جن کی عمر اس وقت علی الترتیب ۴ سال ۲ سال اور ایک ماہ ہے خود حامی و ناصر و کفیل ہو۔ اور انہیں احمدیت کا خادم بنائے۔ ولیوفقنی للصبر الجمیل

خاکسار احقر خدام السلسلۃ الاحمدیہ چودھری محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل جبل الکرمل حیفا فلسطین بتاریخ ۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

"الفضل"۔ ۱۶ اپریل جمعہ کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور احباب جماعت کا فرض

تعلیم الاسلام سکول قادیان کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء میں رکھی۔ حضور علیہ السلام کو اس مدرسہ کا اس قدر خیال تھا۔ کہ ۱۸۹۷ء میں جلسہ سالانہ کی تقریر میں اس کا ذکر فرمایا۔ اور تقریر و تحریر میں احباب جماعت کو تلقین کی۔ کہ وہ اپنی نسلوں کو دہریت اور الحاد کی فضا سے محفوظ کرنے کے لئے اپنے بچوں کو قادیان بھیجیں۔ بنیادی تعلیم کے لئے تو اس وقت بھی صوبہ میں کئی ہائی سکول موجود تھے۔ اور اب تو تعلیم بہت ہی عام ہے۔ مگر ہمارے سکول کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اسے آئندہ نسلوں کی تربیت کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیت کے ایک حصہ کو براہ راست اپنے ماتحت رکھا ہوا ہے۔ اور اس کی خود نگرانی فرماتے ہیں۔ والدین کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ انکی اولاد کو براہ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیر نگرانی تربیت پانے کا موقعہ ملتا ہے۔ بے شک قحط سالی بعض والدین کے لئے اپنے بچوں کو سکول ہذا میں داخل کرانے کی راہ میں حائل ہو سکتی ہے۔ لیکن جس عظیم الشان مقصد کو پورا کرنے اور جس کام کو تکمیل تک پہنچانے کا ہماری جماعت نے بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر ہماری اس قربانی سے کسی کو دریغ نہ ہونا چاہیئے۔ اور یقیناً یہ قربانی انشاء اللہ بہت بڑی سعادت کا موجب ہو گی

(باقی صفحہ ۳ پر)

(بقیہ صفحہ ۲)

اس سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء نہ صرف یہ کہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھ لیتے ہیں۔ احادیث سے واقف ہو جاتے ہیں بلکہ اسلام اور سلسلہ کے متعلق بھی ضروری امور سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اسلامی شعار اور احمدیت کی مخصوص روایات سے واقف ہو جاتے ہیں

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے پہلے ہی بہت حد تک بیدار ہے۔ اور اپنے امام کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا باعث سعادت سمجھتی ہے۔ یہی وجہ ہے سکول کے طلباء کی تعداد چند ہی سالوں میں پہلے سے دوچند ہو چکی ہے۔ اور اب تیرہ سو تک پہونچ چکی ہے۔ لیکن ابھی بہت سے احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ سکول کا عملہ خدا کے فضل سے سب کا سب موصی ہے۔ اور وہ بحیثیت مجموعی بچوں کی تعلیم و تربیت کے فرض کو بڑی اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس سکول میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کرنے اور بہترین ادارہ (تعلیمی لحاظ سے بھی) بن جانے کی استعداد موجود ہے۔ انسپکٹر صاحب مدارس کی سکول کے معائنہ کی رپورٹ ہمارے اس دعوے کی مؤید ہے۔ حال میں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے سکول دیکھ کر لاگ بک میں نوٹ فرمایا۔ کہ سکول دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ سکول اور اس سے ملحقہ ادارے اپنی ... میں یکتا ہیں۔ یہ سکول خوب کامیاب اور بہترین حالت میں چلتا معلوم ہوتا ہے۔ ... اس سکول میں ہندوستان کے بہت سے علاقوں کے طلباء داخل ہوتے ہیں ایسے بڑے سکول کو جس شوق اور دلچسپی سے جماعت احمدیہ چلا رہی ہے۔ اس کے لئے وہ مبارکباد کی مستحق ہے۔ پس احباب جماعت اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور سکول ہذا میں اپنے بچوں کو بھیجکر اپنا قومی فرض ادا کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم بی۔ اے سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول سٹاف ایسوسی ایشن قادیان۔

جنازہ غائب

... اپریل بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا جنازہ غائب پڑھایا۔ احباب بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں (۱) خورشید ان صاحبہ سید عبد المجید شاہ صاحب یا ... سندھ۔ (۲) محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین۔ حضور نے فرمایا یہ پہلی بی بی تھیں جو اپنے خاوند کے ساتھ تبلیغ کے لئے باہر گئیں۔ اور ... وہاں فوت ہو گئیں۔ (۳) رحیم بخش صاحب رائے پور ... (۴) ... خانصاحب عبد الرحیم خان صاحب ... ضلع ہزارہ (۵) مولوی عبد الہادی صاحب کن جزیرہ سندیپ بنگال (پرائیویٹ سیکرٹری)

ڈاکٹر صاحبان موتی سُرمہ کو ہی ترجیح دیتے ہیں

ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور لکھتے ہیں:۔ کہ

"میری آنکھیں مجھے قریبًا جواب ہی دے چکی تھیں۔ اتفاقًا آپکے سُرمہ کی خبر ملی منگوایا۔ استعمال کیا۔ سُرمہ کیا ہے؟ اللہ کی رحمت کا کرشمہ ہے۔ میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ اور بھیجیئے۔"

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر مانا گیا ہے۔ آپکو بھی صرف یہی سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

ضرورت ہے

والٹن ٹرینگ سکول میں ٹرین کلرکوں کی تربیت حاصل کرنیکے خواہشمند امیدواروں سے داخلہ کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

۷۰ عارضی اسامیوں میں سے ۱۵ مسلمانوں کے اور ۶ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ درخواستیں اسناد کی مصدقہ نقول کے ہمراہ ۲۵ رمئی ۱۹۴۳ء تک مخصوص فارموں پر پہنچ جانی چاہئیں تربیت حاصل کرنیکے دوران میں اٹھارہ روپے ماہوار تنخواہ ملیگی۔ امتحان پاس کرنے پر اگر ملازمت ملیگی تو تنخواہ کا معیار ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ روپے ہوگا۔ علاوہ ازیں قواعد کیمطابق مہنگائی بھتہ اور دیگر الاؤنس بھی دیئے جائینگے۔

کم سے کم تعلیمی استعداد تھرڈ ڈویژن میٹرک جونیئر کیمرج یا اس پایہ کی کوئی اور تعریف ۲۶ رجون کو کسی امیدوار کی عمر اٹھارہ برس سے کم یا پچیس برس سے زائد نہ ہونی چاہیئے۔

جو امیدوار امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے تھے لیکن ابھی تک نتائج سے آگاہ نہیں ہوئے وہ بھی درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔ بشرطیکہ عمر کی شرط پوری کر سکتے ہوں۔

ایسے امیدواروں کی درخواستیں عارضی طور پر منظور کی جاسکتی ہیں۔ مگر امتحان پاس کر لینے کا ثبوت مہیا نہ کر سکنے پر ایسے طلبہ والٹن ٹریننگ سکول میں داخلہ کی امیدواری کے حق سے محروم ہو جائینگے۔ جو امیدوار امتحان پاس کرلیں وہ اپنے رول نمبر اور امتحان میں حاصل کردہ نمبروں سے متعلقہ اطلاع کمیشن کے دفتر میں ۱۶ رمئی سے پہلے پہنچا دیں۔ مکمل تفاصیل پتہ لکھا ہوا۔ اور ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیجکر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چیئرمین نارتھ ویسٹرن ریلوے
سبارڈی نیٹ سروس کمیشن لاہور

قوموں کی ترقی کا دارومدار سیاست سے زیادہ علم پر ہے۔ قومی تعمیر صرف علم و ہنر کے ذریعے ہو سکتی ہے۔ ہمارے دیہاتی باشندوں کو جہالت و قدامت پرستی سے نجات دلوانا تعلیمیافتہ لوگوں ہی کا کام ہے۔ موجودہ زمانے میں تو یہ ان کا نہایت اہم فرض ہے

آپکے ایسے رشتہ دار یا دوست ہوں گے جو زراعت کا کام کرتے ہیں آپ اُن سے میل جول قائم کیجئے اور ملک کی غلے کی مشکلات سے انہیں واقف کیجئے۔ پیداوار بڑھانے کے یہ پانچ طریقے انہیں سمجھائیے اگر ان پر عمل کیا جائے تو ہمارے شہروں میں اسی سال غلے کی کثیر مقدار فراہم ہو سکتی ہے

۱ ایسی تجارتی فصلیں بونا بند کر دیجئے جو کہ ہندوستان سے باہر مانگ نہیں ہے۔ انکے بجائے کھانیکی چیزیں بوئیے۔	۳ صرف بہترین قسم کا بیج بویئے
۲ آبپاشی کے پرانے ذرائع کی مرمت کیجئے اور نئے ذرائع تعمیر کیجئے	۴ جہاں بیکار زمین بھی ہو تو اس پر کاشت کیجئے
	۵ ناکارہ مویشی جو غلہ کھاتے ہوں انہیں علیحدہ کر دیجئے

غلے کی اتنی پیداوار کافی نہیں ہے کہ ہماری جنگ کے زمانے کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ ضرورت اسکی ہے کہ ہندوستان کی زمین کو اس قابل بنایا جائے کہ مستقل طور پر غلے کی فراوانی رہے تاکہ تمام لوگوں کیلئے کھانے کو کافی موجود ہو۔ ایسا کرنے کا آجکل بہترین موقع ہے

زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنے میں کاشتکار کی مدد کیجئے

سرمایہ لگانے کا صحیح طریقہ

آجکل جنگ کی وجہ سے ساری دنیا غلے کی محتاج ہے اُسکی بے انتہا ضرورت ہے۔ ایسی صورت میں اگر کنویں کھودنے، نالی بنانے، بند باندھنے اور آبپاشی کے دوسرے کاموں میں روپیہ لگایا جائے تو ہر سال معقول آمدنی ہو سکتی ہے۔ حکومت نے بھی ایسا انتظام کرنے کا وعدہ کیا ہے کہ کاشتکار کو اپنی محنت کا معقول معاوضہ ملتا رہے۔

سرمایہ لگانے کا غلط طریقہ

گاؤں میں یا شہروں میں غلہ اکٹھا کرنا سرمایہ لگانے کا غلط طریقہ ہے کیونکہ حکومت سٹہ بازوں اور غلہ جمع کرنیوالوں کے خلاف سخت کارروائی کر رہی ہے۔ غلہ جمع کرنے سے ہوئے نرخ اسقدر بڑھ گئے ہیں کہ غلہ خریدنا لوگوں کے مقدور سے باہر ہو گیا تھا۔ کاشتکاروں اور بیوپاریوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ غلہ جلد فروخت کر کے اور واجبی منفع کمائیں۔

C. P. M. 229 Self Help food Campaign Size 11x2 Col.

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ذریعہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء تک بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔ اللّٰھم زد فزد

111	Mohammad Bun Mohmmad Sierra Leone Africa	120	Joe Lahai Africa
		121	Lahai "
112	Seka Usmana Sony "	122	Bakar Mari "
113	Seka Sani Soko "	123	Ibrahima wamboay "
114	Morina S/o Seka Uswana "	124	Mahmmad Bun Mustafa Krowa "
115	Mhd Mustafa "		
116	Seka Kawakoi "	125	Paphil "
117	Semajal Basi "	126	Inr Kali Sanco "
118	Kalfala Kallou "	127	" Bai Sanco S/o Santiki
119	Salama "	128	" Sambu Conteh S/o Alimami Conteh

تفسیر کبیر جلد دوم کی رعایتی قیمت کی میعاد میں توسیع

احباب کی خواہش کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر جلد دوم کی رعایتی قیمت کی میعاد بجائے مجلس مشاورت کے اب آخر جنوری ۱۹۴۴ء تک مقرر فرمائی ہے۔ اب جو دوست جلد دوم کی قیمت پیشگی مبلغ ۱۰/ روپیہ آخر جنوری ۱۹۴۴ء تک دفتر محاسب میں جمع کرا دیں گے۔ وہ اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ورنہ اس کے بعد ۱۲/ فی نسخہ کے حساب سے قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

شکریہ احباب

میری گرفتاری اور نظر بندی کے ایام میں احباب جماعت نے جس محبت اور ہمدردی کا سلوک عاجز اور عاجز کے والدین اور عزیزوں سے کیا ہے۔ اور جس تڑپ اور درد دل کے ساتھ عاجز کیلئے انہوں نے بارگاہِ خداوندی میں دعائیں کی ہیں۔ وہ بذاتِ خود صداقتِ احمدیت کا ایک زبردست ثبوت اور خاکسار کیلئے ازدیادِ ایمان و بصیرت کا موجب ہے۔ اور اس کے لئے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن کیساتھ وابستہ کر کے ایک دوسرے کے رنج و غم میں شریک ہونے اور ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرکے باہمی تزکیہ کے سامان پیدا کرنے والی پاک برادری عطاء فرمائی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ رب العالمین۔

پھر میں احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کے ساتھ مل کر ان کی دعائیں بارگاہ خداوندی سے میرے لئے فضل و رحمت کا تحفہ لانے کا موجب ہوئیں جن احباب نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ میرے والدین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس محبت ہمدردی کی بہترین جزا دے۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔

اس موقعہ پر یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ جہاں تک میری ذات کا سوال تھا وہ تو ختم ہوگیا۔ مگر ابھی اس معاملہ کا ایک نہایت ہی لازمی پہلو باقی ہے۔ اس لئے احباب سے عاجزانہ التماس ہے۔ کہ ابھی اپنی دعاؤں کو جاری رکھیں۔ تا یہ حصہ خیر و خوبی سے انجام پذیر ہو۔ اور ظالم کا ہاتھ مظلوم کی ضرر رسانی سے کامل طور پر رک جائے۔ آمین

خاکسار ملک عبدالرحمٰن خادم پلیڈر گجرات

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۰ اپریل۔ بحیرۂ روم کے علاقہ میں برطانی طیارے بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اتوار کی رات کو انہوں نے اٹلی کی بندرگاہ سیٹریا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ کئی جگہ زبردست آگ بھڑک اٹھی۔ ہتھیار گھر بڑے زور کے دھماکے کے ساتھ اڑ گیا۔ دشمن کی ہوا مار توپیں ٹھنڈی ہوگئیں۔ اس حملہ کے لئے برطانی طیاروں کو ڈیڑھ ہزار میل کا سفر کرنا پڑا۔ اور وہ کوہ البس کے اوپر سے گذرے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ سسلی اور ٹیونیشیا کے درمیان جرمنوں کے فوج لے جانے والے طیاروں کے ایک قافلہ پر اتحادی طیاروں نے حملہ کیا۔ اور ان میں سے ۷۴ گرا لئے گئے۔ اس کے بعد کل صبح کے ۱۰ بجے تک دشمن کے دس طیارے اور گرا لئے گئے۔

الجیریا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اٹلی اور سسلی میں دشمن کے تیس طیارے اور برباد کئے گئے ہیں۔ ان حملوں میں ہمارے صرف نو طیارے کام آئے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ٹیونیشیا میں میدانی لڑائی بالکل بند ہے۔ وسطی محاذ پر فرانسیسی فوج نے پونیٹ ڈوفہس کی طرف کچھ پیش قدمی کی ہے۔ شمال میں پہلی برطانی فوج نے بھی کچھ پیش قدمی کی ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ کینیڈا کے وزیر اعظم نے کل ایک تقریر میں کہا۔ کہ اتحادیوں کو ہر گھڑی یورپ پر حملے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کینیڈا کی فوج میں اب سات لاکھ فوج ہے۔ ریزرو دستے اس سے علاوہ ہیں۔ بائیس ہزار عورتیں بھی فوج میں کام کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ شمالی فرانس اور بلجیئم پر برطانی طیاروں نے لاریوں۔ ریلوں اور بجلی گھروں پر حملے کئے۔

ماسکو ۲۰ اپریل۔ روسی محاذ پر کسی جگہ سے بھی کسی لڑائی کی خبر نہیں آسکی۔ کوبان کے محاذ پر اپنے مورچے کو چوڑا کرنے کے لئے حملہ کیا۔ مگر منہ کی کھائی۔ کریمیا کے محاذ سے دشمن جو تازہ دم دستے لایا ہے۔ مگر وہ بھی روسیوں کو روکنے میں ناکام رہے۔ ہوائی لڑائیوں میں سترہ جرمن طیارے گرا لئے گئے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ سالومنز میں ایک مال لے جانے والے جاپانی جہاز پر اتحادی طیاروں نے حملہ کیا۔ پانچ نشانے اس پر لگے۔ اور اسے ڈوبتا ہوا چھوڑ دیا گیا۔ منڈا پر بھی حملہ کیا گیا۔ کسکا پر نو حملے کئے گئے۔ اور اس کی بڑی بڑی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ خواجہ سر ناظم الدین صاحب نے کل پھر گورنر بنگال سے ملاقات کی۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ اسٹاک ہالم اور زیورچ سے اطلاعات آرہی ہیں۔ کہ بلغاریہ اور ترکی کی سرحد اور یونان اور ترکی کی سرحد پر جرمن فوجوں۔ ٹینکوں اور طیاروں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہٹلر اس محاذ پر کوئی اہم اقدام کرنے والا ہے۔

انقرہ ۱۹ اپریل۔ جرمن سفیر مقیم ترکی آج اچانک بذریعہ طیارہ برلن روانہ ہوگیا ہے۔ اس اچانک سفر کو ترکی کے سیاسی اور فوجی حلقوں میں بڑی اہمیت دی جارہی ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ انقرہ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی افریقہ کی جنگ سے جو نئی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس کے پیشِ نظر ترکی حکومت اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ترکی کی آزادی اور غیر جانبداری کے تحفظ کے لئے محفوظ دستوں کو عملی فوجی خدمت کیلئے بلا لیا جائے۔ ترکی میں عام لام بندی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ آج ہٹلر کا یوم پیدائش ہے۔ جو وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں چپ چاپ منا رہا ہے۔ اس تقریب پر ڈاکٹر گوبلز نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر نہیں چاہتا تھا کہ دنیا میں جنگ شروع ہو۔ مگر اسے مجبور کر دیا گیا۔ اور اب کہ لڑائی ہو رہی ہے۔ وہ اس کے نتائج کے لئے تیار ہے۔

سٹاک ہالم ۱۸ اپریل۔ اس امر کا بڑا بھاری خطرہ ہے کہ سقوطِ ٹیونس کے فوراً بعد اتحادی فوجیں جنوب مشرقی یورپ اور اٹلی پر حملہ کر دینگی۔ ہٹلر نے جرمنی۔ اٹلی۔ رومانیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری کی ایک مشترکہ فوج بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا نام بلقان آرمی ہوگا۔ جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی ہیڈ کوارٹرز میں ہٹلر۔ مارشل انٹونیسکو۔ شاہ بورس اور ہنگری کے امیر البحر ہارتھی کے درمیان ایک کانفرنس ہوئی جس میں محوری ممالک کے آئندہ اقدامات اور حفاظتی تدابیر اور دیگر مسائل

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر